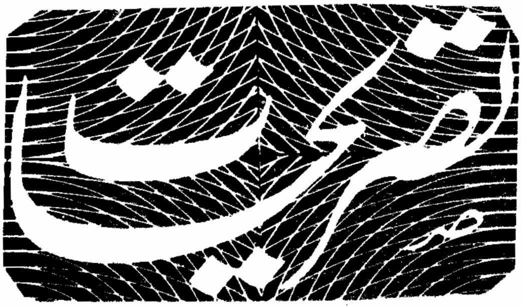

پرائیویٹ شریعت بل جب سے منصۂ شہود پر آیا ہے۔ پورے پاکستان میں زیرِ بحث ہے اور اس کی وجہ سے عوام ذہنی اور سیاسی خلفشار میں مبتلا ہو چکے ہیں۔

گزشتہ دنوں اس کی حمایت میں حکومت کے بعض ذمہ دار افراد کی ایماء پر اس بل کے حق میں جس میں اس بل کو بنیاد بنا کر مخالفین کو کافر، منافق اور حزب الشیطان قرار دیا گیا چند ہزار نفوس نے مظاہرہ کیا۔ ملک بھر کے سیاسی ذہن رکھنے والے اور دینی تعلیمات سے آگاہ صاحبانِ شعور و ادراک نے پہلے ہی اس پرائیویٹ بل کو امتِ مسلمہ اور ملک و ملّت کے لئے زہر قاتل اور نہایت ضرر رساں قرار دیا تھا۔ ان کا یہ تجزیہ سچ ثابت ہو گیا ہے۔ ابھی بل پاس نہیں ہوا اور اکثریت "کافر" "منافق" اور "حزب الشیطان" بنا دی گئی ہے (خدانخواستہ) بفرضِ محال اگر پاس ہو گیا تو کیا ہو گا۔

ہمارا موقف شروع سے یہ رہا ہے کہ یہ بل حکومت کے اشاروں پر عوام میں افتراق و انتشار کی فضا پیدا کر کے اصل ملکی و قومی مسائل سے توجہ ہٹانے کے لئے پیش کیا گیا ہے حمایتی افراد خود اس بات کا اعتراف کر چکے ہیں کہ اس کی تشہیر حکومت نے کی۔ اس کے لئے مظاہرے حکومتی سربراہ کے حکم پر ہوتے۔ گزشتہ دنوں اس کی مخالفت میں پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے مظاہرے ہوتے اور دونوں کی قیادت سرکاری ملازمین نے کی۔

پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ پارلیمنٹ ہاؤس تک مظاہرین بلا روک ٹوک چلے گئے ہوں۔ اور بقول بعض ارکانِ اسمبلی یہ جمہوریت کو خطرے میں ڈالنے والی بات ہے۔ اور اس سے پارلیمنٹ کا تقدس مجروح ہوا ہے۔ نیز یہ تمام کارروائی حکومت کی

ٹھیکیداروں سے کی گئی ہے۔

ہم پہلے بھی کہہ چکے ہیں کہ موجودہ حکومت اسلام کے نفاذ میں قطعاً مخلص نہیں۔ اس نے جس طرح دس سالہ دورِ حکومت گزارا ہے اگر چاہتی تو اسلام کاملاً رائج ہو چکا ہوتا۔ مگر ہوا اس کے برعکس کہ جوا اتنا عام ہوا کہ صرف لاہور کے ایک جوا خانہ سے حکومت بارہ کروڑ روپے کٹوتی لیتی رہی۔ شراب کی پیداوار میں (حکومتی ذرائع کے اعتراف کے مطابق) ریکارڈ اضافہ ہوا۔ زنا کے اڈے صرف قائم ہیں بلکہ ان کے تحفظ کے لئے ہائی کورٹ کے ذریعے پولیس کو متنبہ کیا گیا۔ اغوا چوری اور ڈکیتی کی افزائش کے لئے روزنامے ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔ جبکہ قتل و غارتگری کا معاملہ الامان والحفیظ صرف ہتھوڑا گروپ ہی مان نہیں ہے۔ عوام کو یاد ہے کہ اس گروہ کے سرغنہ احمد عمار کو کس طرح معاف کیا گیا ہے غرضیکہ ہر ہر معاملہ میں اپنے ہی دعووں کے علی الرغم اسلامی احکام و شعائر کا مذاق اڑایا ہے ورنہ اگر حکومت اسلام کے لئے مخلص ہوتی تو نظریۂ پاکستان کی لاج رکھتی۔ قرار دادِ مقاصد جو کہ دستور کا حصہ بن چکا ہے پر عمل کرتی۔ علماء کے متفقہ بائیس نکات کا خیال کرتی۔ ۱۹۷۳ء کے آئین کے مطابق اسلام کو نافذ کرتی۔ یا پھر اپنے ہی دھاندلی سے بھرپور ریفرنڈم کی شرم کھاتی مگر یہ تو اسلام سے مخلص ہی نہ تھی۔ جب اتنی باتوں کو پس پشت ڈال چکی ہے بھلا ایک سفارش کو کیا سمجھے گی؟

اسی طرح اب پرائیویٹ بل کے حمایتی بھی موجودہ حکومت کو لعن طعن کر رہے ہیں (سر دکھلانے کے لئے یا واقعتاً) اور کہہ رہے ہیں کہ موجودہ حکومت یہاں اسلام نہیں چاہتی کتنا بھولپن ہے کہ جس حکومت کے بارے میں یقین کامل ہو چکا ہو کہ وہ اسلام نہیں چاہتی۔ اسی سے مطالبہ کیا جا رہا ہے اور پھر ایسا مطالبہ جو بذاتِ خود غیر صحیح اور نامکمل ہے پہلے حکومت صحیح اور اسلام سے مخلص ہو پھر اس سے مطالبہ کیا جائے تو بات بھی ہے اب تو زیادہ کوشش حکومت کی تبدیلی کے لئے کرنی چاہیئے۔ نہ کہ نامکمل اور مختلف فیہ بل کے لئے۔ ایک بات تو یہ ہوئی کہ یہ بل حکومت کی ایماء پر اصل ملکی و ملی مسائل سے توجہ ہٹانے کے لئے اور امت کو انتشار و خلفشار میں مبتلا کرنے کے لئے پیش کیا گیا ہے جبکہ حکومت اسلام نافذ کرنے میں مخلص نہیں۔ ۔ ۔ ۔ دوسری بات یہ ہے کہ پرائیویٹ بل اپنی دفعات اور شقوں کے لحاظ سے بھی صحیح نہیں بلکہ اختلافی ہے اور اس سے مزید فرقہ واریت

اور افتراق و انتشار کا خدشہ ہے یہی وجہ ہے کہ جمعیت اہلحدیث پاکستان نے اس کے نقائص اور نقصانات کو دیکھتے ہوئے پہلے تو حمایتی افراد کو بہتری کی طرف بلایا مگر جب وہ اپنی بات پہ اڑے رہے تو اس ضرر رساں بل کی بھرپور مخالفت کی۔ چنانچہ اس دلائل سے بھرپور مخالفت کی وجہ سے بیچارے کم علم عوام بھی بل کے نقصانات اور نقائص سے آگاہ ہو گئے۔ اس صورت حال کو جب بل کے حمایتی افراد نے دیکھا تو انھوں نے "ترمیم" کرنے کا اعلان کیا۔ بلکہ ایک ترمیم شدہ بل بھی عوام کے سامنے بانٹا جو سوائے دھوکہ دہی کے اور کچھ نہ تھا کہ اصل بل تو سینٹ میں پیش ہوا ہے کہ اسے دو صاحبوں نے پیش کیا ہے جو کہ سینٹ کے ممبر ہیں اور عوام میں بانٹے جانے والا بل چند افراد نے لاہور کی ایک مسجد کے حجرے میں بیٹھ کر تیار کیا ہے۔ اگر ترمیم ہوتی تو اس بل میں ہوتی جو سینٹ میں پیش کیا گیا ہے اور وہ افراد کرتے جنھوں نے پیش کیا ہے جبکہ نہ ہی سینٹ میں پیش کئے گئے بل میں ترمیم ہوئی ہے۔ نہ پیش کرنے والوں نے کی ہے بلکہ ہمیں ان ہر دو صاحبان کا کوئی ایسا بیان بھی نظر نہیں آیا جس میں اس خود ساختہ اور دھوکہ باز "ترمیم" کو قبول کرنے کا اعلان ہی ہو۔ اس پر مستزاد یہ کہ ایک ایسی جماعت (جو اس بل کے لئے خاص طور پر بدنام ہو چکی ہے) نے ۱۴ نومبر کو اپنے مرکز میں ایک اجلاس میں ڈیڑھ سال قبل کے بل (یعنی سینٹ والے اصل بل) کو پاس کرنے کا مطالبہ کر کے اس ترمیم کے متعلق حقیقت کے رخ سے پردہ ہٹانے میں ہمارا ساتھ دیا ہے۔

بفرض محال یہ دعوی مان بھی لیا جائے کہ بل میں ترمیم کی گئی ہے تو یہ بانٹا جانے والا ترمیم شدہ بل (جو کہ عوام کو دھوکہ میں رکھنے کے لئے تیار کیا گیا ہے) پہلے سے بھی زیادہ نقصانات اور نقائص کا مجموعہ بن کر رہ گیا ہے۔

اصل بل کی دفعہ ۲ کی شق ج، د پر سب سے زیادہ اعتراض تھا۔ [illegible] ترمیم شدہ بل میں انھی شقوں کو فریبانہ انداز سے تبدیل کیا گیا ہے [illegible] ایک نئی شق بھی داخل کر دی گئی جو پہلے نہ تھی اور یہ نقصانات کے لحاظ سے پہلے سے زیادہ ہے پہلے یہ شقیں حروف ابجد سے تقسیم کی گئی تھیں۔ اب اعداد میں تقسیم ہیں پہلے حرف الف بے، جیم، دال تھیں اب الف کو اصل بنا کر ب ج د کو توضیح کے عنوان سے ۱، ۲، ۳ کر دیا گیا ہے اور ۴ نمبر پر "اہل بیت اور آراء" کو بھی داخل کر لیا گیا ہے۔

اب جو مفہوم بنتا ہے وہ یہ ہے کہ شریعت تو قرآن وحدیث ہے۔ مگر قرآن وحدیث میں سے شریعت وہ ہے جس کو مسلمہ فقہاء۔ اہل بیت، اصول تفسیر وفقہ۔ اجماع اور آراء شریعت کہے۔ یعنی شریعت کے احکامات کی وضاحت ان امور سے ہوگئی۔ لہٰذا قرآن جلی و خفی سے اس بحث کو سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کو ذہن میں رکھنا چاہیئے

(۱) ملک کی اکثریت احناف کی ہے اور وہ مسلمہ فقہاء میں ائمہ محدثین (امام بخاری ومسلم) کو شمار نہیں کرتے بلکہ بعض صحابہ کو بھی [redacted] نہیں سمجھتے۔

(۲) اہل بیت کی اصطلاح کو صرف شیعہ افراد کے لئے داخل کیا گیا ہے اور صحابہ وخلفاء راشدین سے الگ کیا گیا ہے جبکہ اہل سنت کے نزدیک یہ بھی اہل بیت ہیں۔ مگر اہل تشیع کے نزدیک نہیں۔ اسی طرح اہل تشیع بارہ اماموں کو بھی اہل بیت کہتے ہیں۔

(۳) خلفاء راشدین کی سنت کو "سنت" سے الگ کیا گیا ہے جبکہ امر رسول صلی اللہ علیہ وسلم "علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین والمھدیین" ہے

(۴) اجماع کا تعین نہیں کیا گیا کہ وہ کن کا اجماع ہے۔ کس دور کا اجماع ہے اور اس مطلق لفظ سے موجودہ اسمبلی وسینٹ مراد لیئے جا سکتے ہیں۔

(۵) آراء کا بھی تعین نہیں کیا گیا۔ اس سے بھی عام مغرب زدہ متفکرین اور ان جیسے فائدہ اٹھا سکتے ہیں

(۶) اصول تفسیر وحدیث اور فقہ کس لئے درج ہیں؟ اور ان سے کن کے اصول مراد ہیں آیا مندرجہ تعریفات ان اصولوں پر پوری اترتی ہیں۔ یہ تمام باتیں بھی قابل توجہ ہیں۔ یاد رہے کہ "اصول" بنانے میں اور مقرر کرنے میں اختلاف ہے۔ نیز ہمارے یہاں اصول فقہ میں صرف اصول فقہ حنفی رائج ہے۔

یہ چند باتیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے یہاں کوئی بھی اسلامی حکم نافذ نہیں کیا جا سکتا کہ کوئی بھی حکم جاری کیا جانے لگے گا تو ملزم ومجرم فوراً اس کے خلاف کسی نہ کسی امام فقیہ اور فقہ کی کتاب کی تعبیر پیش کرکے کہے گا کہ انہوں نے یہ تعبیر یا توضیح نہیں کی اور یہ حقیقت ہے کہ قصاص، چوری، ڈاکہ، شراب نوشی۔ زناء وغیرہ بنیادی جرائم کے متعلق مختلف تعبیریں پائی جاتی ہیں اور تمام ان ماخذوں سے تعلق رکھتی ہیں جو توضیح کے لئے ۱، ۲، ۳، ۴ نمبروں میں درج ہیں۔ اس لئے ہمارا کہنا یہ ہے کہ علماء کے بائیس

نکات کی طرح صرف کتاب و سنت ہی لکھنا چاہیئے توضیح کے لئے لکھے گئے ماخذوں کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ ویسے بھی ہر آدمی جانتا ہے کہ شریعت صرف کتاب و سنت ہے اور وہ کیا ہے ؟ یعنی کتاب و سنت سے بھی واقف ہے۔

اسی طرح ترمیم شدہ بل میں شریعت کے علم سے متعلق تعبیرات کے فیصلے کے لئے عدالتوں کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کونسا فیصلہ دیں کہ کون سا قول صحیح ہے اور کونسا غلط۔ یا کون سی تعبیر صحیح ہے کون سی غلط۔ حالانکہ اس طرح رد کی گئی تعبیر والا گروہ مایوسیت میں مبتلا ہو کر عدالتوں اور حکومت سے متنفر ہوگا اور نتیجہ وہی نکلے گا جو "سوڈان" میں نافذ کیے گئے "اسلامی احکامات" کا نکلا ہے۔ ویسے بھی عدالتوں کا کام قانون بنانا نہیں چلانا ہے

ایسے ہی شخصی معاملات کو ان کے فقہی مسائل کے مطابق فیصلہ دیئے جانے کا ہے معاملہ ہے جو کہ نہایت مضحکہ خیز ہے۔ معاملہ دو مختلف فقہی مسلک کے افراد کے درمیان ہے۔ تو ایک کا فیصلہ دوسرے کے لئے کیسے قابل قبول ہوگا مثلاً

(۱) طلاق کا مسئلہ درپیش ہے عورت اہلحدیث ہے خاوند حنفی، خاوند نے ایک مجلس میں تین طلاق دے دیں۔ بعد میں شرمندہ ہوا۔ فریقین راضی ہو گئے۔ خاوند کہتا ہے حلالہ کرداؤ۔ عورت کہتی ہے۔ ویسے ہی رجوع ہو جائے گا پھر میں بھلا کیوں حلالہ کرواؤں۔ میرا کیا قصور، طلاق خاوند نے دی ہے اس کا حلالہ کرداؤ۔ یا خاوند اہلحدیث ہے۔ عورت حنفی ہے وہ حلالے کا کہتی ہے خاوند یہ بیغیرتی پسند نہیں کرتا۔ بتائیے عدالت کس کس کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کرے گی۔

(۲) یا پھر چوری اہلحدیث کے ہاں ہو گئی اور چور دو ہیں جو کہ حنفی ہیں۔ اہلحدیث مطالبہ کرتا ہے حد کا۔ جبکہ چوروں میں سے ایک کہتا ہے میں نے چیز صرف باہر پھینکی تھی۔ دوسرا کہتا ہے میں نے باہر سے اٹھائی ہے اور ہمارے مسلک میں حد نہیں لگتی۔ یا حنفی چور کہہ دیتا ہے یہ میرا مال ہے (حالانکہ چوری کا ثابت بھی ہو چکا ہے) اور ایسی حالت میں فقہ حنفی میں حد نہیں لگتی۔

(۳) مرد عورت زنا کرتے پکڑے گئے۔ عوام کا مطالبہ ہے زناء کی حد لگے۔ وہ متعہ کرنے کا اعلان کرتے ہیں۔ ایک طرف عوام کا فقہی مسلک ہے۔ دوسری طرف مجرموں کا۔

(۴) ایک قتل ہو گیا۔ قتل بھی غیر محدود آلے سے۔ مقتول کے ورثاء خون کا بدلہ خون

چاہتے ہیں۔ قاتل حنفی ہے وہ کہتا ہے اس معاملے میں قصاص نہیں۔ ایسے ہی قاتل نے غلام کو قتل کر دیا۔ مقتول کے ورثا بدلہ چاہتے ہیں۔ قاتل حنفی ہونے کا دعویدار ہے۔ کہتا ہے میرے مسلک میں غلام کے خون کا بدلہ خون نہیں۔

(۵) ایک آدمی شراب میں مدہوش پکڑا جاتا ہے پکڑنے والے حد کا مطالبہ کرتے ہیں۔ وہ کہتا ہے میں حنفی ہوں اور میں نے گنے کی شراب پی رکھی ہے اور میرے مسلک میں یہ شراب نہیں۔

یا پھر ایک آدمی کے منہ کی بو سے پتہ چل گیا اس نے شراب پی رکھی ہے۔ ملاحظہ سے اس کی تائید ہو گئی۔ بلکہ وہ خود بھی اقرار کر لیتا ہے۔ مگر کہتا ہے میں ابھی نشے میں نہیں اور میں نے ابھی چند یاست پیالے پی ہے۔ اور میرے مسلک میں اس کی اجازت ہے .... بتائیے اس طرح کے ان گنت معاملات میں عدالت کیا فیصلہ کرے گی کیا اس طرح لوگ کھل نہیں کھیلیں گے؟ اپنے آپ کو بچانے اور اپنے مفاد کے لئے مختلف مسالک کا سہارا نہیں لیتے رہیں گے۔ اور کیا اس طرح اسلام اور اسلامی قوانین مذاق بنکر نہیں رہ جائیں گے۔

اسی طرح مذکورہ بل میں شخصی آزادی کا ذکر ہے۔ جبکہ اسلامی ریاست میں شخصیات ریاستی قوانین کے تابع ہوتی ہیں اور اسلامی قوانین سے مبرا نہیں۔

غیر مسلموں اور اقلیتوں کے معاملات بھی انکی مرضی سے نہیں بلکہ اسلام کی تعلیمات کے مطابق اور اسلامی ریاست کے قوانین کے تابع ہوتے ہیں۔

بہر حال پرائیویٹ بل کسی طرح بھی پاکستان۔ پاکستانی۔ عوام۔ اسلام اور امت مسلمہ کے حق میں نہیں۔ اس کے لئے کی جانے والی کوششیں محض سیاسی و ذاتی مفاد کے لئے ہیں۔ اس کی وجہ سے افتراق وانتشار پھیل رہا ہے جو بڑھ کر متشددانہ کارروائیوں کا روپ دھار رہا ہے۔ اور اس سے ملک وملت کے عظیم نقصان کا خدشہ ہے۔

آج کل عالمی سیاست میں امریکہ ایران اسلحہ اسکینڈل پر زور وشور سے بحث جاری ہے۔ اس اسکینڈل کی وجہ سے امریکہ کی موجودہ حکومت اور ایرانی حکومت کے کئی ایک سرکردہ افراد کی بدنامی ہوئی ہے اور ہنوز ہو رہی ہے۔ اکثر کا اقتدار خطرے میں ہے۔